1

05 نومبر 2009ء Cassate No,3 نواز ER-8/UR-10 -

جناب پریم چند ، لوکل گورنمنٹ کو continue کرنا چاہیے۔ مگر اس کے اختیارات میں تھوڑی تبدیلیاں ہونی چاہیے۔ ان کے آرڈیننس میں تبدیلی ہونی چاہیے ۔ لوکل گورنمنٹ جو ان کے شروع کے مقاصد تھے۔ ان سے ہٹ رہی ہے ۔ آہستہ آہستہ اسے مقاصد سے ہٹایا جارہا ہے۔ اس کی وجوہات تو بہت سی ہیں ' علاقائی ہیں' provincial ہیں اور سیاسی مقاصد بھی ہیں۔ ہماری سیاسی گورنمنٹ تبدیل ہوجاتی ہے۔ صوبائی حکومت تبدیل ہونے کی وجہ سے سارے influences لوکل گورنمنٹ پر پڑتے ہیں۔ جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں یوں ہوا ہے کہ جیسے صوبائی گورنمنٹ کی تبدیلی آئی ہے تو لوکل گورنمنٹ اور صوبائی گورنمنٹ میں اختلافات بڑھ گئے۔ سندھ میں بھی کسی حد تک ایسا ہوتا رہا ہے۔ اور این ڈبلیو ایف پی ' پختونخواہ میں بھی ایسا ہوتا رہا ہے۔ اور وہاں پر تو resolutions پاس ہوچکی ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو ختم کیا جائے ۔ تو میرا یہ کہنا ہے کہ لوکل گورنمنٹ کو ختم کرنے سے پہلے انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ جو شروعاتی مقاصد تھے ان کے حساب سے انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ اور علاقائی سہولتیں فراہم کی ہیں انہوں نے ۔ مگر جو ٹکراؤ آیا ہے institutions کے درمیان ' وہ ختم ہونا چاہیے ۔ ٹکراؤ کی وجہ سے بہت سے نقصانات ہمیں ہونے ہیں۔ اور اس ٹکراؤ کیوجہ سے اور بھی نقصانات ہونگے ۔ اس سے بہتر ہے کہ اس کو اچھے طریقے سے اور better solution کے حساب سے ان کو آگے لے جانا چاہیے ۔ فنڈ علاقائی اور ضلع کی سطح پر دینا چاہیے۔ مانیٹرنگ ان کی زیادہ ہونی چاہیے ۔تھوڑی بہت آج کل کرپشن بڑھ گئی ہے ان میں۔ وہ کرپشن پر accountability اور balance ہونا چاہیے ۔ اور ان

کی اتھارٹی جو ہے institutions پہ جن پر ان کے اختلافات ہیں ان کو divide کردینا چاہیے جو کہ implement ہونا چاہیے ۔ جو ہمارے آرڈیننس میں تو ہے لیکن ان کی implementation نہیں ہے ۔ اس لئے ان کی implementation کروانا بہت ضروری ہے ۔ اس لئے لوکل گورنمنٹ فائدہ مند تو ہے لیکن وہ اپنے مقاصد جو شروعاتی initiative انہوں نے لیا تھا اسی طریقے سے چلنے چاہیئے تو یہ بہتر طور پر آگے جاسکتی ہے۔ .Thank you jee۔

جناب سپیکر ، شکریہ ۔ جناب عمران خان ترنگزئی صاحب ۔

جناب عمران خان ترنگزئیز (NWFP- NA7) ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آنریبل سپیکر جیسا کہ میرے دوستوں نے لوکل باڈی سسٹم پر بات کی ، میں تھوڑا سا اس کے back ground میں جانا چاہتا ہوں کہ اس کے مقاصد کیا تھے ؟What are the purpose? کون اس کو لایا اور اس کے back پر مقاصد کیا تھے ۔ جو پاکستان میں آج کل جو لوکل سسٹم ہے وہ ایک ڈکٹیٹر کا تھا۔ اس کے کیا مقاصد تھے ۔ اس سے اس کو ریفرنڈم کرانا تھا ۔ لوکل سسٹم یہ foreign countries میں چل رہا ہے۔ .U.K میں چل رہا ہے ۔ USA میں چل رہا ہے ۔لیکن ادھر mature democracy ہے ہماری mature democracy نہیں ہے۔ تو اس وجہ سے جس طرح ایوب خان بی ڈی سسٹم لایا تھا ۔ وہ لایا اپنی حکومت کو اور اپنی گورنمنٹ کو طوالت دینے کےلئے۔ تو اگر ایک چیز کا مقصد ہی ٹھیک نہیں ہے تو اس کو آپ پھر کس طرح continue کرسکتے ہیں۔ بالکل لوکل سسٹم ہوناچاہیے لیکن اس کو بالکل نئے سرے سے revival ہونا چاہیے ۔ کہ ایک ڈیموکریٹک گورنمنٹ اس کو revive کرے کہ اس میں ناظم کا رول کیا ہوگا ، کونسلر کا رول کیا ہوگا ۔ ڈسٹرکٹ ناظم کا رول کیا ہوگا ۔ ایم پی اے کا رول کیا ہوگا ۔ تو پہلے تو یہ جو ہمارا موجودہ لوکل سسٹم

ہے۔ یہ تو ایک ڈکٹیٹر کا ہے ۔ تو اگر ایک ڈکٹیٹر آپ کو ایک سسٹم دے رہا ہے تو وہ کبھی بھی useful نہیں ہوسکتا ۔ دوسرے جو تین چار ایشوز ہیں میں اس پر تھوڑا سا بات کرناچاہتا ہوں ' ایک ہے اس میں پاور ایشو ' کہ Who is the responsible? سوات میں کیا ہوا ؟ سوات میں آپ کا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سسٹم فیل ہوا to deliver کہ ادھر کے مقامی لوگوں اور جو شدت پسند تھے تو ان کے ساتھ وہ deliver کرسکے۔ تو جب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ فیل ہوا۔ تو کیا ہوا کہ صوبائی حکومت سمجھ رہی تھی کہ It is the responsibility of the District Government. District Government سمجھ رہی تھی کہ It is the responsibility of the Provincial Government. تو ادھر آپ کا سارا lapse جو آیا سوات میں تو وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی وجہ سے آیا ۔ دوسرا جو کرپشن کی بات ہے It is my personal experience جو last elections ہوئے اس میں جنرل کونسلر کا ایک ووٹ ایک لاکھ میں بکا ہے ۔ District Election, District Nazim Election تو ایک کسان کونسلر اور ایک جنرل کونسلر کا ایک ایک ووٹ ایک لاکھ میں بکا ہے۔ تو اگر آج کل کرپشن ہورہا ہے تو وہ تو صرف ایک ایم این اے کررہا ہے۔ این اے 7 کا یا این اے 6 کا جو بھی ہے ۔ سندھ کا ایک ایم این اے ہے وہ کررہا ہے۔ پھر اس میں سے انچاس پچاس ناظم آجاتے ہیں ۔ سو دو سو کونسلر آجاتے ہیں' تو پھر وہ کرپشن شروع کردیتے ہیں ۔ ان پر کوئی check نہیں ہے ۔ ان کو پیسہ مل رہا ہے لیکن کوئی check نہیں کہ کون کدھر لگا رہا ہے۔ اگر وہ اپنے گھر کا راستہ بنائے یا اپنے گھر کی فرش بندی کرے تو کوئی اس سے پوچھنے والا نہیں کہ آپ کیا کررہے ہیں۔ دوسرا جو پاور ایشو چل رہا ہے۔ ناظم ایک ٹرانسفر منظور کرلیتا ہے دوسرے دن ایم پی اے اس کو کینسل کردیتا ہے۔ تیسرے دن ایم این اے

اس کو واپس کردیتا ہے تو اس میں آپ کی power distribution نہیں ہوئی۔ کہ ناظم کا کیا رول ہونا چاہیے۔ کونسلر کا کیا رول ہونا چاہیے ۔ اور ناظم اگر ادھر بیٹھا ہوتا ہے تو وہ as a dictator بیٹھا ہوتا ہے ۔ تو اگر آپ نے لوکل سسٹم کو چلانا ہے تو پہلے آپ نے اپنی democracy کو mature کرنا ہے۔ اور اگر آپ نے پھر بھی اس کو چلانا ہے تو یہ سسٹم abolish کرکے ایک نیا سسٹم ایک نئی evolve ہونا چاہیے کہ اس میں آپ clear define کریں۔ لیکن ایک چیز میں آپ کو اور بتا دوں کہ provincial system میں میرے خیال میں میرے نالج کے مطابق دس یونین کونسل آتے ہیں۔ 10 to 8 اس طرح mximum تعداد 12 to13 تک ہوتی ہے تو اگر ایک ایم پی اے کے فنڈ آپ ان کو دے دیں' اختیارات ان کو دے دیں تو پھر ایم پی اے کس لئے بیٹھا ہوا ہے ۔ What is the role of MPA? What is the role of MNA? تو اگر آپ لوگ 'اور میں بھی لوکل گورنمنٹ کے حق میں ہوں کہ یہ ہونا چاہیے ۔ لیکن یہ ڈکٹیٹر کا نظام نہیں ہونا چاہیے یہ democratic system ہونا چاہیے اور یہ تب ہونا چاہیے جب ہماری democracy mature ہو۔ Thank you۔

جناب سپیکر ،جناب بلال جامی صاحب۔

جناب بلال جامی (Sindh 07) ،جناب مقامی حکومتوں کا تجربہ بطور قوم ہمارے لئے انتہائی خوشگوار ثابت ہوا ہے۔ میں صرف چند ایک اہم قانون سازی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو مقامی حکومتوں کی طرف سے مسلسل حکومت سے مطالبات ہوتے رہے ہیں۔ ان میں جناب سپیکر مقامی حکومتوں کو صوبائی حکومتوں کے زیر اہتمام کرنے کا ایک قانون ہے یا مشورہ ہے۔ کہ مقامی حکومتوں کو صوبائی حکومتوں کے زیر اہتمام کردیا جائے اور جو بڑے شہر ہیں' ان سے حاصل ہونے

والے محصولات کی اس طرح سے تقسیم کی جائے کہ اس صوبے کے دیگر شہروں میں بھی ترقیاتی کام ممکن ہوسکیں۔ دوسرا یہ کہ ان کے جو انتخابات ہیں وہ سیاسی بنیادوں پر ہونے چاہیے نہ کہ برادری ازم پر۔ یہ غیر سیاسی ہونے سے قوم مزید بٹ جاتی ہے اور بالکل نچلی سطح پر، یوں سمجھ لیں کہ علاقائی اور خاندانی بنیادوں پر الیکشن ہوتے ہیں، آرائیں گیری اور اس سارے سسٹم کے تحت ۔ دوسرا یہ کہ اس میں احتسابی عمل مضبوط ہونا چاہیے جناب سپیکر ۔ احتسابی عمل اس لئے ہونا چاہیے کہ جو نیچے سے لوگ آتے ہیں ان کی financial حالت اتنی اچھی نہیں ہوتی جتنے ان کو فنڈ فراہم کردیے جاتے ہیں اور یہ ذمہ داری صرف عوام کی نہیں ہوتی بلکہ اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی ہونی چاہیے۔ دوسرا یہ کہ کراچی سے میرا تعلق ہے اور ہماری سٹی گورنمنٹ مسلسل یہ مطالبہ کرتی رہی ہے اور لاہور سے بھی مطالبہ آیا ہے کہ جو پولیس کا محکمہ ہے یہ مقامی حکومت کے زیر اہتمام کیا جائے تاکہ امن وامان کے حوالے سے وہ اس کو look after کرسکیں انتہائی نچلی سطح پر۔ اور سٹریٹ کرائمز اور وہ سارے اسی ناظم لیول پر اس کو دیکھ سکیں۔ دیگر اس سے متعلق جو میں کہنا چاہتا تھا کہ افسر شاہی جو ہماری ہے اس کے اور مقامی حکومت کے درمیان بہت زیادہ تصادم چل رہا ہے۔ اس میں افسر شاہی کو اس بات کا ادراک کرانا چاہیے کہ وہ قوم کے ، سرکار کے اور عوام کے ملازم ہیں ، نمائندے نہیں ہیں۔ وہ اس بات میں فرق نہیں کرپارہے۔ میرے ایک دوست نے یہاں کہا کہ ان کے ذہن کو استعمال کرنا چاہیے ، ان کی ذہنی صلاحیتوں سے بھی افادہ کرنا چاہیے۔ جناب سپیکر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ذہنی جو افادیت ہے یا ذہن سازی ہے آپ یوں سمجھ لیں کہ لوکل سطح پر ہمیں افسر شاہی کی کوئی پالیسی نہیں چاہیے۔ ہمیں ان کے انتظامی سسٹم کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں ان سے قانون سازی نہیں کرنا چاہیے ۔ وہ ہمارے

نمائندے خود کرلیں گے۔ وہ صرف ان کے انتظامی حوالوں سے اس کو مضبوط کریں اور اس پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں' اور انتخابات جو ہمارے لوکل گورنمنٹ کے نہیں ہو رہے۔ اس ضمن میں میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہماری صوبائی گورنمنٹ ہے ان کے اور قومی حکومت کے درمیان تھوڑا سا ربط پیدا کرنا چاہیے اور انتخابات فی الفور کروانے چاہیے۔ مقامی حکومت کو یہی خدشہ ہے کہ اگر ایک دفعہ یہ demolish ہوگئی تو دوبارہ انتخابات نہیں ہونگے اور یہ چیز prolong ہوجائے گی اور اس کا تسلسل ٹوٹ جائے گا تو اس چیز کو بھی بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر. جناب امتیاز کھوڑو صاحب۔

جناب امتیاز علی کھوڑو (Sindh 09)، سر میں لوکل گورنمنٹ اور بلدیاتی نظام پر تھوڑا discuss کرنا چاہوں گا کہ یہ defence of democracy ہے اور اس سسٹم کی وجہ سے جو decentralization of powers ہوئی ہے لوکل عوام کو جو پاور دی گئی ہے ان کو easy access of powers دی گئی ' یہ democratic process میں بڑی development ہوئی ہے۔ اگر ہم دیکھیں کہ لوکل گورنمنٹ نے کس سسٹم کو replace کیا ہے تو اس نے جو سسٹم replace کیا ہے وہ ہے کمشنر شاہی۔ یہ ایک colonial power کی strategy تھی ' اپنی پاور کو centralize کرنے کے لئے۔ جب کمشنر شاہی کو ختم کیا گیا ہے اور decentralization of powers ہوئی ہے ایک political process میں بڑی development ہوئی ہے۔ اگر پھر اس سسٹم کو ختم کرکے پھر پرانا سسٹم لایا جائے گا تو سمجھیں کہ ہماری nation پچاس سال پھر پیچھے چلی گئی۔ تو یہ اگر اس سسٹم کو replace کیا گیا تو یہ democracy پر attack ہوگا۔ یہ میں direct کہہ رہا ہوں کہ یہ democracy پر attack ہوگا۔ تو اس سسٹم کو replace کیوں کیا جارہا ہے؟ کہتے ہیں کہ ایک ڈکٹیٹر

آتا ہے اور اپنا سسٹم لاتا ہے اور جب جاتا ہے تو پھر واپس لے کر جاتا ہے۔ تو اس لئے یہ ایک logical reason دیتے ہیں کہ اب ڈکٹیٹر چلا گیا ہے تو اس وجہ سے ہم اس سسٹم کو بھی ختم کردیں۔ اگر اس سسٹم کو ختم کیا گیا تو پھر وہ پچھلے والا سسٹم آجائے گا colonial powers والا تو اس سے ہماری development کچھ بھی نہیں ہوگی۔ Zero development Sir. ہاں اس میں changes کی ضرورت ہے۔ basic جو changes ہونی چاہیے کیونکہ ان پہ کوئی check and balance نہیں ہوتا۔ یہ جو پیسے خرچ کرتے ہیں اپنی advertisement کے لئے۔ ناظم اپنی تصویریں لگا دیتے ہیں اور دکھاتے ہیں اور show of powers کرتے ہیں کہ ہم ناظم ہیں اور واقعی آج کل جو rural areas میں یہ کوئی development نہیں کررہے۔ صرف اور صرف اپنے آپ کو show off کررہے ہیں تو ان پہ check and balance ہونا چاہیے۔ تھوڑی amendments ہونی چاہیے سسٹم میں نہ کہ اس کو بالکل abolish کیا جائے Thank you Sir۔

جناب سپیکر، محترمہ مدیحہ شاہد۔

Mohtarma Madiha Shahid (Punjab 16): I just like to pass a comment, and I think dictatorship is only a state of mind, the eligibility criteria ,is not the thing that you need to wear uniform in order to be a dictator. Secondly, that is not the reason, I think, inspite of that I would say that such system needs to be abolished because it is only another layer for more manipulation, exploitation of resources and corruption. Why don't we actually better the existing system where MNAs and

MPAs are there? Why don't we actually develop those systems?

اس کے بعد اگر لوکل گورنمنٹس ہیں اس کے بعد You might want کہ اس کی ایک اور نیچے layer آنی چاہیے تو یہ ساری جو چیزیں ہیں اس سے اور زیادہ کرپشن ہوگی.We need to realize and understand کہ ہمارا working system ہے کیسا ۔ جس کے پاس پاور آجاتی ہے اس کا جو first idea ہوتا ہے کہ میں اپنے پاور کو کیسے abuse کروں ۔ تو .It is important کہ اس سسٹم کو abolish کریں اور .We need to actually see کہ پہلے کیا ہوتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ ہم کیا کرسکتے ہیں کہ جو ہمارا already system ہے ۔ اس پر ہم زیادہ checks and balances اور ادھر سے زیادہ ڈیمانڈ کررہے ہیں۔.Thank you۔

جناب سپیکر ، جناب لہراسپ حیات صاحب۔

جناب لہراسپ حیات (YP-23 Punjab 05) ، آنریبل سپیکر میں اس لوکل باڈیز کے ایشو پر اس کے دو links پر بات کروں گا۔ اس کے political legitmity پر اور اس کے جو administrative ایک limb ہے اس پر بات کروں گا ۔ بات یہاں پرہوئی کہ جو political legitimacy ہے اس چیز کی کہ یہ ایک dictatorial regime کی پیداوار ہے تو اس چیز کو approve کیا گیا تھا پارلیمنٹ نے اس کو approve کیا ' اور باقی جو ہمارے پچھلے لوکل سسٹم ہیں وہ بھی کوئی ڈیموکریٹک گورنمنٹ نہیں لائی تھی وہ بھی ڈکٹیٹرز لائے تھے۔ بات یہ ہے کہ جو بھی ڈکٹیٹر کرگیا اس کو political legitimacy نیشنل اسمبلی نے دے دی تھی۔ اب ایک اچھا step ہوا ہے چاہے وہ dictatorial regime میں ہوا ہے اس کی usefulness پر آپ بات کرسکتے ہیں لیکن یہ کہنا کہ یہ ڈکٹیٹر کی پیداوار ہے۔ یہ

غلط ہے۔ یہ جو میں چیز کہہ رہا ہوں تو میں اس کو سپورٹ نہیں کر رہا۔ میں کوئی status quo کا حامی نہیں ہوں کہ status quo maintain رکھا جائے۔ میں صرف اس کی feasibility پر بات کروں گا کہ اگر اس کو ہم replace کرتے ہیں تو ہماری economic حالت ایسی نہیں ہے کیونکہ دوبارہ دوسرے سسٹم کے لئے پورا infrastructure چاہیے ہوتا ہے۔ پورا سسٹم ہوتا ہے تو ہماری اکانومی کی پوزیشن اتنی strong نہیں ہے کہ ہم ایک بالکل نیا سسٹم لے آئیں۔ دوسری اس کی administrative affairs پر میں بات کروں گا۔ کہ جہاں بھی لوکل گورنمنٹ پر یا کہیں بھی بات ہوتی ہے۔ تو وہاں مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ سب سے پہلے جو عام عوام ہیں' یا اس کے نمائندے ہیں وہ سب سے پہلے financial powers مانگتے ہیں۔ سب سے پہلے financial power آتی ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہاں جو ہم کہہ رہے ہیں کہ اس میں amendments ہونی چاہیے۔ تو وہ amendments کس قسم کی ہونی چاہیے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو executive ہے executive اور جو اس کے legislative limb ہے اس کے درمیان ایک balance ہونا چاہیے۔ اب جب ہم democratic طریقے سے ناظم elect کردیے تو بات یہ ہے کہ اس کے جو executive limb ہے اس کو efficiently work کرنا چاہیے۔ اب وہ executive limb جو ہے وہ کمشنر سسٹم کو واپس لانے کی کوشش کی جارہی ہے تو اس میں بہتری یہ ہے کہ جو executive technical چیزیں ہیں وہ اس کو اچھے طریقے سے handle کرسکتے ہیں۔ کمشنر سسٹم۔ لیکن پہلے والا کمشنر سسٹم نہیں revive ہونا چاہیے۔ اس پر کچھ limits ہونے چاہیے اور خاص طور پر جو financial powers ہیں لوکل گورنمنٹ کی اس کو intact رکھنا چاہیے۔ اور جو administrative affairs ہیں وہ کمشنر سسٹم پر ادھر جانی چاہیے۔ کیونکہ ہمارا جو اصل مطلب جو legislative limb

ہوتا ہے اور executive limb ہوتا ہے سٹیٹ کا اس میں balance قائم رہنا چاہیے ۔ تو executive limb جب آپ نے بیوروکریسی کے پاس بھیج دیا ہے اور اپنا legislative limb اپنے پاس رکھا اور financial power اپنے پاس رکھی ہے تو purpose local body کا O. K. ہوگیا ہے اب اگر کمشنر سسٹم کو واپس لاتے بھی ہیں تو وہ legislative limb اور executive limb کے درمیان ایک balance ہونا چاہیے اور دوسری بات کہ کمشنرز کو پاور وہ دینی چاہیے جو administrative powers ہوں ۔ اور جو financial اور legislative powers ہیں وہ پہلے ہی پارلیمنٹ کے پاس موجود ہے۔ کچھ دوستوں نے بات کی کہ ایم این اے کیا کرے گا ایم پی اے کیا کرے گا۔ تو ایم این اے کا تو اپنی علاقے کی development سے as such تعلق نہیں ہے وہ تو پوری nation کو represent کرتا ہے اور وہ وہاں policy بنا سکتا ہے یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے علاقے میں دو سکول کھول دو۔ اس نے پورے پاکستان کی بات کرنی ہے generally وہاں اس کا legislation کا کام ہے اس کا executive کا کام نہیں ہے تو جو executive administrative affairs کا کام ہے وہ کمشنر سسٹم ، دوسرا جو financial resources ہیں وہ لوکل گورنمنٹ کے پاس رہنے چاہیے تاکہ جو دونوں limbs ہیں ان کے درمیان balance قائم رہے اور پھر میں دوبارہ political legitimacy پر آؤں گا اس چیز کی usefulness پر کہ ایک سسٹم کو abolish کرنا ہے اور آپ کے جتنے بھی لوکل گورنمنٹ اور ان کے لوکل باڈیز کا سٹرکچر ہے وہ dictatorial regime سے آیا ہے ۔ اب dictatorial regime کا یہ مطلب نہیں ہے کیونکہ نیشنل اسمبلی نے یہ پاس کیا تھا۔ تو اس کے usefulness پر آپ ڈیبیٹ کرسکتے ہیں لیکن as such آپ اس پوری ڈیبیٹ کو ہی اڑا دیں یہ کہہ کر کہ یہ ایک ڈکٹیٹر

کی پیداوار ہے اس کی usefulness positive, negative پر بھی تو جائیں تو
میں یہ کہنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: جناب بلال قاسمی صاحب۔

جناب بلال قاسمی (YP-24 Jhang, NA-89) : سر لوکل گورنمنٹ
کا جو سسٹم اب ہے وہ کافی بہتر کام کر رہا ہے لیکن check and balance کا ہونا
بھی بہت ضروری ہے۔ اور اس سلسلے میں جو ہمارے ناظمین ہیں یا جو بھی
ڈسٹرکٹ ناظمین ہیں ان کو اختیارات بھی زیادہ دینے چاہییے تاکہ وہ timely اپنے
کام وقت پر کر سکیں۔ اور ترقیاتی کاموں میں زیادہ تاخیر نہ ہو۔میں یہی کہنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: Thank you. محترمہ اصباح رحمن صاحبہ۔

Mohtarma Asbah Rahman (YP-30, Punjab 12): Sir, Pakistan is famous for its diversity. We live in a multi-cultural and multi-lingual society, where not only the each province has its own culture but even within the province there is the diversity. Therefore, Local Government provides us an opportunity, where the official incharge has the privilege of speaking the language as well as having a thorough knowledge of the problems of the public. Therefore, I think the Local Government should not be abolished. If there are any fall-backs, they should be corrected rather than the whole system being abolished. Sir, I belong to NA-126 which is one of the most densely populated constituencies of Pakistan and I

would agree with some of the Members that it is not feasible for the MNA or the MPA to interact with each and every person of his constituency, despite the presence of technology where phone numbers and E-mail, IDs are available of the MNAs and MPAs, however, the public in Pakistan does not have that kind of facilities. Therefore, Local Government should not be abolished and I agree with Mr. Lehrasip Hayat that all of us have agreed that our Local Government should not be abloished. The Local Government has contributed to a lot of development in Pakistan. However, now we need to move on to the problems that do exist in the Local Government and how we should legislate to eradicate those problems and make a better system. Thank you.

جناب سپیکر ،. Thank you جناب عبداللہ لکھو صاحب۔

جناب محمد عبداللہ لکھو (Punjab18) ، سب سے پہلے تو جناب سپیکر ، ہاؤس میرے ساتھ میرے ساتھ agree کرے. گا کہ اگر proceedings ہاؤس کی outrightly اردو میں ہو تو بہتر ہو گا۔

Mr. Speaker: Whichever is convenient.

جناب محمد عبداللہ لکھو (Punjab 18) ، جہاں تک اس resolution کا تعلق ہے میں بالکل اس سے agree کرتا ہوں اور میرے خیال میں یہ بہت اچھا سسٹم ہے اس کو بجائے اس کو کہ اس کو outrightly reject کردیا جائے اس کی

جو weaknesses ہیں اس کو over come کرکے اس میں کچھ modifications لائی جانی چاہیے۔ میرے خیال میں اس میں دو مسائل آتے ہیں یہ جو لوکل گورنمنٹ کا نظام ہے۔ ایک یہ کہ جو fiction ہے provincial government کی اور جو لوکل گورنمنٹ کی ' وہ بڑھ گئی ہے۔ اس fiction کو دور کیا جائے اور دوسرا یہ کہ یہ جو chain of command ہے بیوروکریسی کی وہ disturb ہوئی ہے۔ تو اس کے لئے جو میرے پاس solutions ہیں جو میرے خیال میں اس میں جو modifications ہونی چاہیے اس لوکل گورنمنٹ سسٹم میں ' وہ یہ کہ ایک تو no doubt اگر ایک ناظم ACRs لکھیں گے ڈی پی او کی یا ڈی سی اوز کی وہ ایک اچھا balance and check رہے گا لیکن مسئلہ اس میں یہ ہوگا کہ جو chain of command ہے جو ایک ہر اچھا institution ہوتا ہے۔ اس کی important characterictic ہوتی ہے کہ اس کا جو chain of command ہے وہ بہت smooth ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں disturbance آجائے for example اگر آپ ڈی سی او یا بیچ میں کسی اور political آدمی کو لیں تو وہ side disturb ہوجاتی ہے اس کا مورال اس سے بہت خراب ہوتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ جو ان کی اے سی آر لکھنے والی پاور ہے وہ ختم کی جائے۔ دوسری جو میں suggest کرتا ہوں یہ ہے کہ چونکہ اکثر ہم نے دیکھا ہے کہ چیف منسٹر اگر کسی اور پارٹی کا ہے،اور ناظم کسی اور پارٹی کا ہے تو وہ پورا ڈسٹرکٹ suffer کرتا ہے کیونکہ اس ناظم کی جو allegiance ہوتی ہیں وہ کسی اور پارٹی کے ساتھ ہوتی ہے۔ تو اس لئے میں یہ suggest کرتا ہوں کہ ایک ایسا mechanism develop کیا جائے یا ایسی legislation ہو جس کی وجہ سے جو جو ان کے فنڈز ہیں وہ نہ رکیں۔ وہ dependant ہوں۔ جو ایک ڈسٹرکٹ ناظم ہے وہ ایک چیف منسٹر پر dependant نہ ہوں اپنے فنڈز کے ریلز وغیرہ کے لئے۔

جناب سپیکر ،جناب رانا عمار فاروق صاحب۔

رانا عمار فاروق (ICT01)، بہت شکریہ جناب سپیکر تمام اراکین کو مبارکباد حلف برداری پر ' اس کے بعد جناب سپیکر تین موضوعات characterize کروں گا ۔ جس میں ساری debate revolve ہورہی ہے تاکہ شاید اس سے کچھ ڈیبیٹ میں focus آجائے ۔ ایک تو پہلی ہماری بدقسمتی یہ رہی ہے کہ دو نظام ہمارے سامنے ہیں۔ ایک کمشنر کا اور ایک لوکل باڈیز کا۔ مگر دونوں کی جو ابتداء ہے وہ شرمناک قسم کی ان کی تاریخ ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا جو کمشنر سسٹم تھا وہ ایک colonial نظام تھا۔ جس میں ایک باہر کی حکومت ' وہ colonial set up تھا اور جو دوسرے لوکل باڈیز کے جب بھی comprehensive نظام پاکستان میں introduce کرایا گیا تھا۔ وہ dictatorship کے under تھا ۔ پہلے ایوب خان نے کرایا بہت comprehensive system تھا۔ پھر جنرل مشرف نے کرایا۔ اب بات یہ ہے کہ بے شک دونوں نظاموں میں positive points بھی ہیں اور negative points بھی ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان کی introduction کی background کی وجہ سے اس میں ایسے features رکھے گئے ۔ جو اس ڈکٹیٹر یا اس colonialist کو serve کررہے تھے ۔ مثال کے طور پر political parties کی representation کو لوکل باڈیز میں بالکل eradicate کردیا گیا۔ اب اس کا فائدہ کس طرح سے جمہوریت کو ہورہا ہے۔ جناب والا تین نکات پیش کروں گا۔ پہلے کا تعلق ہے کہ لوکل باڈیز کی پوزیشن کیا ہونی چاہیے constitutional set up کے اندر ۔ اس کا ڈائریکٹ تعلق ہے کہ province کی اور مرکز کا کیا تعلق ہونا چاہیے ۔ آئین ہمارا ایک concurrent list دیتا ہے ۔ جس پر صوبے بھی legislate کرسکتے ہیں اور مرکز بھی کرسکتا ہے ۔ آئین یہ بھی کہتا ہے کہ اس کو abolish کرنا ہے ' 1973 ، سے

اب تک پتہ نہیں کتنے سال ہوگئے ہیں concurrent list کو ہم نے abolish نہیں کیا۔ پہلے یہ principle ہم نے set کرنا ہے کہ Local Governance کام کس کا ہے۔ اس کے لئے پہلی تجویز میں یہ دے رہا ہوں کہ Local Governance کا کام سیدھا سیدھا صوبوں کو دیں۔ اس کی legislation کا کام ہوناچاہیے صوبوں کا۔ اس کا پہلا فائدہ یہ ہوگا کہ ہر local body Ordinance جب ہرصوبہ اپنی بنائے گا تو وہ specialized ہوگا اس کی specific need کے لئے۔ اسلام آباد نہ بتائے کہ بلوچستان میں چاغی میں کس طرح کا نظام ہونا چاہیے ۔ بلوچستان کی پارلیمنٹ کو یہ decide کرنا چاہیے کہ Local Body system بلوچستان میں کس طرح سے چلنا چاہیے ۔ دوسری بات کہ demarcation ہونی چاہیے جس طرح بہت سے ساتھیوں نے کہا کہ institutions کے رول کے بیچ میں ۔ایم پی ایز اور ایم این ایز کا کام نہیں ہے executive running, MPAs and MNAs ' ان کا کام نہیں ہے کہ وہ executive operation میں interfere کریں ۔ مگر election campaign ہی اس بات پر ہورہی ہوتی ہے کہ میں یہاں پر سڑک بناؤں گا۔ ایم این اے کا کام ہی نہیں ہے سڑک بنانا ' مگر اب جب لوکل باڈی کا ناظم آتا ہے جس کا کام ہے سڑک بنوانا ۔ ایم این اے اس کو بنانے نہیں دیتا ۔اگر ناظم نے سڑک بنا دی تو ایم این اے کو اگلی بار ووٹ کون دے گا۔ یہ demarcation کی ضرورت ہے ۔ دوسرا پوائنٹ ہے DCs اور ناظم کے بیچ میں demarcation کا ' وہ بھی institutional demarcation cover کرتی ہے۔ بات یہ ہورہی ہے کہ جو بھی نظام ہو اس کا جمہوری ہونا ضروری ہے ۔ یہاں میں یہ stress کرنا چاہوں گا کہ جمہوریت کا تعلق ووٹ دینے سے نہیں ہوتا۔ جمہوریت کا تعلق اس بات سے ہوتا ہے کہ عوام نے آپ کو ایک منتخب نمائندہ بنا کر بھیجا ہے ۔ اب حقیقی طور پر عوام

کی مرضی کی نمائندگی کریں اور اس بات کی assurance تب تک حاصل نہیں ہوسکتی جب تک اس process میں accountability اور transparency نہ آئے۔ accountability کے لئے judicial review کا process ہے۔ جب تک administrative courts اتنی strong نہ ہوں کہ وہ یہ بات check کرسکیں کہ جو finance پر accountability reports آرہی ہیں لوکل گورنمنٹ سے وہ ٹھیک کام کررہی ہیں یا نہیں۔ judicial review کی پاور ہوکورٹس کے پاس کہ میاں آپ جائیں اور کہیں کہ کل دس لاکھ روپے لے تھے سڑک بنانے کے لئے ، اس پر صرف آٹھ لگے ہیں باقی دو لاکھ کہاں ہیں۔ اس کے لئے courts کے powers کی ضرورت ہے ۔ اور میری تجویز یہ ہے کہ administrative courts کا separate set upبنایا جائے جو لوکل باڈیز گورنمنٹ کو over see کرے ان کی judicial review کے لئے۔ اور سر آخری جو میری تجویز ہے وہ یہ ہے کہ جو پولیس کی پاورز ہیں ان کو localized کرکے جس طرح انگلینڈ میں ہے ، کمشنر سسٹم کو پولیس کے ساتھ زیادہ regulate کیا جائے اور پولیس کی interference جو ایم این ایز اور لوکل باڈیز کرتی ہیں اس کو minimalized رکھا جائے تو بہتر ہے ورنہ وہ پھر official قسم کی غنڈہ فورس بن جاتی ہے۔I thank the House very much۔

جناب سپیکر ، محترمہ نور بخت گھمن صاحب۔

محترمہ نور بخت گھمن (Punjab10) : میرا تعلق این اے 67 ڈسٹرکٹ سرگودھا سے ہے۔ سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے ایک بہت بڑی شکایت ہے اپنی اپوزیشن سے کہ وہ ہمیں کوئی جواب دینے کا موقع نہیں دیتے ، خود ہی سوال کرتے ہیں اور خود ہی جواب دیتے ہیں۔ بہر حال ایک سوال ہوا تھا۔ کہ ڈکٹیٹر نے یہ نظام دیا ، تو میں اس بات پر روشنی ڈالنا چاہوں گی کہ یہ وہی ڈکٹیٹر

ہے جس نے پیرا کی promulgation ہوئی تھی ۔ جو آج کل ہم میڈیا دیکھتے ہیں ' ہم ٹی وی چینلز دیکھتے ہیں یہ وہی ڈکٹیٹر تھا۔ لیکن کوئی یہ نہیں کہتا کہ چینل بند کرو ۔ تو آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں ۔ ایک نظام ہے اگر وہ اچھا ہے ہر ایک کے pros and cons ہوتے ہیں۔ اگر کوئی چیز اچھی ہے تو اس کو اچھا کہنا چاہیے ۔ اگر ڈکٹیٹر کی طرف سے آئی ہے تو ہمیں چاہیے کہ اسے جمہوری نظام میں تبدیل کریں اور اس میں ڈھالیں۔ بجائے اس کے کہ اس کو totally demolish کردیں ۔ دوسرا سوال آیا تھا کہ ایم این اے اور ایم پی اے کا کام کیا ہے۔ تو میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میرا تعلق این اے 67 سے ہے ۔ دو تین دفعہ ایسا ہوا کہ جو ہمارے ایم این اے ہیں ان کے ساتھ میں دیکھنے گئی ہوں ان کا schedule اور جس طرح کام ہوتا ہے ۔ research specifically میں کررہی تھی۔ تو 98 فی صد لوگ جو اپنے کاموں کے لئے آئے ہوئے تھے ۔ صبح سے لیکر شام تک ان لوگوں کا کام کیا تھا کہ لڑائیاں ہوگئی ہیں۔ کسی نے سر پھاڑ دیا ۔ کسی کی بکری چوری ہوئی ۔ کسی کی گائے چوری ہوئی ہے ۔ اور root cause کیا ہے کہ جو میں نے ریسرچ کی کہ sanitary issue ہیں جس کے اوپر لڑائی سٹارٹ ہوتی ہے۔ سارا دن ایم این اے کا ایم پی اے کا یہ گزر گیا کہ کسی کی لڑائی بھگتا ہے۔ کبھی کچھ اور کبھی کچھ ۔ اس کو ٹائم کہاں ملے گا policy کا۔ جب لوکل باڈی ہوگی نہیں یہ کام دیکھنے کے لئے تو ایم این اے نے ہی کرنا ہے ۔ تو میرا پوائنٹ یہ ہے کہ لوکل گورنمنٹ ہوتی چاہیے ۔ اسے modify کرنا چاہیے ۔ تاکہ وہ اس طرح کے کام جو root cause جو ہوتی ہیں basically اس کو صحیح کرنا اور اس کو construct کرنا وہ کرسکیں اور ایم این اے اور ایم پی اے کو پالیسی بنانے کا موقع دیا جائے۔ شکریہ ۔

جناب سپیکر، محترمہ نیہا محی الدین صاحبہ

محترمہ نیہا محی الدین (NWFP01) ، میں basically three issues کو address کرنا چاہوں گی ۔ پہلے بہت سے لوگوں نے بات کی کہ لوکل گورنمنٹ کے سسٹم کو abolish کرناچاہیے اس وجہ سے کیونکہ وہ ڈکٹیٹر نے شروع کیا تھا۔ جو بھی سسٹم یا کوئی law implement ہوتا ہے تو اس کا اچھے aspects بھی ہوتے ہیں اور ایک برا aspect بھی ہوتا ہے ۔ تو اگر ہم اس بات پر اس کو abolish کریں کہ وہ dictatorship نے شروع کیا ہے اور ہم democracy ہیں اور This is not even enough اس کے pros and cons دونوں balance کریں ، اور جو اچھی چیزیں ہیں اسے اپنائیں ، اور جن کے ساتھ کسی بھی پارٹی کو یا کسی بھی constituency کو problem ہے اس کو آپ amend کریں abolish نہ کریں۔ secondly بار بار لوگوں نے بات کی ایم این اے کی ڈیوٹی کیا ہوتی ہے ناظم کی کیا ہے۔ نائب ناظم کی کیا ہے ۔ جب ایم این اے کو ہم elect کرتے ہیں تو وہ اس constituency کا representative ہوتا ہے نیشنل اسمبلی میں۔ اس کی ڈیوٹی basically legislation پاس کرنا ہوتی ہے اس کی ڈیوٹی یہ نہیں ہوتی کہ وہ اپنی constituency کے لوگوں کے ساتھ اس کی day to day issues میں یا کسی چیز میں اس ان کے problems solve کرے۔ اس کا ٹائم بھی اس سے ضائع ہوتا ہے اور ultimately ہمارے ہی ملک کی legislation بھی affect ہوتی ہے۔ کیونکہ آپ کا جو interest ہے جو آپ کا دماغ ہے وہ ایک چیز پر فوکس ہوجاتا ہے ۔ اگر ناظم ہوگا یا کسی constituency کا کوئی representative ہوگا وہ اپنی constituency کے problem کو بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اس کا صرف اور صرف فوکس یہی ہوگا۔ اگر ناظم کے پاس کوئی گورنمنٹ نے فنڈ allocate کیے ہیں۔ اور اس کو ملتے ہیں for a particular project, his duty is to implement

task. And there should be a complete transparency started in

that particular thing.

کہ اس constituency کے لوگوں کو بھی پتہ ہو کہ اتنا فنڈ ملا ہے وہ ہمارے لئے استعمال ہورہا ہے یا نہیں۔ اور Thirdly, جو biggest role اس کا تھا اس لوکل گورنمنٹ سسٹم کا تھا وہ یہی تھا کہ ہم grass root level پر empower کریں لوگوں کو۔ لوگوں کو اپنے rights پتہ ہو۔ لوگوں کو یہ پتہ ہو کہ ہمارا جو منتخب بندہ ہے وہ کون ہے جس کو ہم approach کریں۔ اور اسی وجہ سے We should not abolish the system. But if somebody or specifically party or specifically group has some grievences اس کو آپ address کریں ' اور امینڈ کریں rather than abolish them. Thank you.

جناب سپیکر، جناب حیر الدین بلوچ صاحب۔

حیر الدین بلوچ (Baluchistan 01) : جناب سپیکر ہمارے ملک میں اسمبلی میں بیٹھے ہوئے لوگ مدری پدری سیاسی ایوانوں میں آتے رہے ہیں اور یہ جو لوکل سسٹم ہے اس نے ہمارے عوام کو آگے آنے کا ایک موقع دیا ہے۔ تو میں یہ چاہوں گا کہ اس لوکل باڈی سسٹم کو آپ بجائے مکمل abolish کریں اس میں reforms لائیں جیسا کہ جو misuse ہوتا ہے اس کے بجٹ کا۔ اس کی روک تھام کے لئے ضرور کچھ amendments کیے جائیں اور دوسری بات ہمارے ایک معزز ممبر نے کی کہ پاور کا misuse بھی اس میں ہوتا ہے تو میں یہ کہوں گا کہ پاور کا misuse کہاں نہیں ہوتا۔ ایم این اے بھی پاور کا misuse کرتا ہے ایم پی اے بھی اور گورنمنٹ مشینری میں بیٹھے ہوئے لوگ بھی پاور کا misuse کرتے ہیں۔ تو بجائے اس کو abolish کرنے کے آپ اس میں کچھ amendments کریں اور

ایک ایسا procedure بنائیں تاکہ ایک عام آدمی کو ایک democratic way میں ایک عام آدمی کو آگے لا سکے۔Thank you very much۔

جناب سپیکر : Thank you ، جناب علی انعام خان صاحب ۔

علی انعام خان (NWFP 03) : جناب سپیکر میرے تقریباً تمام ساتھیوں نے یہی کہا کہ یہ سسٹم ہمیں continue کرنا چاہیئے کچھ amendments کے ساتھ ۔ وہ amendments کیا ہونی چاہیئے اور کیسے ہونی چاہیئے اس طریقے سے ہم سب جانتے ہیں کہ جتنی کرپشن ناظموں نے کی وہ نہ کبھی ایم پی اے نے کی اور نہ کبھی ایم این اے نے کی اور نہ کسی اور نے۔ پنجاب کے کیسز سب کے سامنے آئے۔ NWFP کے بہت بڑے بڑے کیسز سب کے سامنے آئے۔ سندھ کے کیسز سب کے سامنے آئے اگر حیدرآباد اور کراچی میں یہ سب کچھ نہیں ہورہا تو یہ ایک exception ہے اور وہاں کی گورنمنٹ کو ہمیں سپورٹ کرنا چاہیئے اور ان کے لئے میں کہتا ہوں کہ ان کے لئے clapping کرنی چاہیئے کہ انہوں نے اس نظام کو اتنے اچھے طریقے سے چلایا۔ پنجاب کے لوگوں نے باقی سندھ بلوچستان اور این ڈبلیو ایف پی کے لوگوں نے اس اچھے سسٹم میں بھی راہ ڈھونڈ نکالی کرپشن کی اور ہر چیز کی۔ جس طرح ناظم ہوتا ہے وہ میٹرک پاس ہوتا ہے اس کے لئے جو رول ہے وہ میٹرک پاس ہے تو basically he is not expert in finance or any other things. لیکن وہ اپنے علاقے کو بڑے اچھے طریقے سے سمجھ سکتا ہے تو اگر administration rights اس کو دے دیے جائیں اور فنانس کا ڈیپارٹمنٹ کمشنر کے پاس رہے۔ کیبنٹ اسی کے پاس ہو ، جو بھی جس سڑک کا وہ بل منظور کرتے ہیں، صرف کمشنر کو فنانس کی اجازت ہو ، کیونکہ کمشنر ایک ذمہ دار آدمی ہے اس کو آگے جواب دینا ہے۔ ناظم کو کسی کو جواب نہیں دیا۔ جو سسٹم بنایا گیا اس میں

ناظم کو کسی کو جواب نہیں دینا ۔ ہمارے ڈیرہ اسماعیل خان میں چار کاٹر بریگیڈ کی گاڑیاں تھی جس میں سے اب ایک بھی نہیں۔ کوئی پتہ نہیں کہ کدھر گئیں کس نے بیچ دیں۔ یا کیا کردیا کیونکہ کسی کا check and balance نہیں تھا۔ کوئی عدم اعتماد کی تحریک نہیں چلی ۔ کچھ بھی نہیں ہوا ۔ تو جس طرح نیب تھی باقیوں کے لئے۔ تو specially Local Body Government کے لئے ہمیں ایک احتساب کا ادارہ قائم کرنا چاہیے جو ان کا احتساب کرسکے۔ جو ان پر چیک رکھ سکے ۔ لیکن پھر وہی بات صرف اور صرف administrative rights ان کے پاس ہوں اور جو فنانس ہے وہ کمشنر کے پاس ہو ۔ میری اپنی یہ سوچ ہے اور رائے ہے۔

جناب سپیکر :۔ Thank you محترمہ انعم جاوید چیمہ صاحبہ ۔

محترمہ انعم جاوید چیمہ : I think every one said enough for the Local Bodies. میں نے صرف یہ کہنا ہے I just want to make the recommendations. پہلے تو یہ ہے کہ جو لوکل باڈی سسٹم ہوتا ہے اس کو It should be free of any political pressure. It should not have any political affiliation. جب تک یہ نہیں ہوگی like this, I think کہ اس چیز میں اگر ایک پولیٹیکل پارٹی کا تو لوکل باڈیز کو resources نہیں دیے جاتے ہیں۔ I think equal districution resources کی ہونی چاہیے ۔ دوسری recommendations یہ ہے کہ They should be accountable for their actions and in actions. جتنی بھی ان کی accountability, proper accountability ہونی چاہیے ۔ ناظم ہوتے بھی ہیں یا نہیں ہوتے ۔ میرے ایریا کا جو ناظم ہے وہ چھ مہینے امریکہ میں ہوتا ہے Nobody even knows where he was for six months. So, they should be accountable. دوسرا یہ

کہ ان کے اوپر resources کی equal districution ہونی چاہیے And I think it is a great opportunity for Pakistan to recover from the decades of neglect and I will say more that it should not be abolished. Thank you.

جناب سپیکر:۔ Thank you جناب خطاب گل صاحب۔

جناب خطاب گل، جناب سپیکر بات ہو رہی ہے لوکل باڈیز سسٹم پر 'In my opinion majority of the House believes in that the Act, the Local Bodies Act and the system is working property and it is beneficial and in the larger interst of the country. لیکن جو چیز ہم یہاں پر ignore کر رہے ہیں یہاں پہ وہ The status of Local Bodies system in FATA. وہ یہ ہے کہ وہاں پر جو result آرہا ہے فاٹا میں وہ زیرو کے برابر ہے۔ وہاں پر جو کونسلر elect کیے جاتے ہیں وہ لوگوں کے opinion کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ بیلٹ باکس کے تھرو نہیں آتے ان میں largely پولیٹیکل ایجنٹ کا will ہوتا ہے تب وہ آگے آتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جہاں سے میں belong کرتا ہوں اس کی ساٹھ ہزار کی آبادی ہے اور صرف دو کونسلر ہمیں represent کر رہے ہیں جو لوگوں کے ووٹ سے نہیں آئے اور پولیٹکل ایجنٹ کے will سے آئے ہیں۔ تو عرض یہ کرنا تھا کہ جب تک فاٹا میں ایف سی آر لاگو ہے تب تک یہ لوکل باڈیز ایکٹ properly کام نہیں کر سکتا فاٹا میں۔ اب FCR کیا ہے majority of the House, I think, don't want.

(interruptions)

جناب سپیکر: وہ بعد کی بات ہے۔

جناب خطاب گل، سر تو یہی عرض کرنا تھا کہ ایف سی آر کو ہٹانا چاہیے ۔

اور Political Parties Act which has been extended to FATA in a time where no one can even go to FATA. In the last 60 years we ignored this fact. The society should be opened. And they should be bring to the national main stream. تو مجھے یہ request کرنی تھی کہ اس پر بھی بحث ہونی چاہیے اور اس پر بھی سٹڈی ہونی چاہیے کہ کس طرح لوکل باڈیز ایکٹ کو وہاں پر promulgate کیا جائے اور enact کیا جائے ۔ Thank you.

میڈم سپیکر ، جناب حسن سجاد نقوی ، مختصر بات کیجئے گا ۔

جناب حسن سجاد نقوی ، جناب سپیکر ایک چھوٹی سی بات کی طرف اشارہ کرنا چاہوں گا کہ ہمارے پاس جو traditional طریقہ ہے سولہ کروڑ عوام میں سے نوے فیصد لوگ ایسے ہیں جو یہی سوچتے ہیں کہ ہمارے جو مسائل ہیں وہ ایم این اے نے حل کروانے ہیں علاقے کے ایم پی اے نے حل کروانے ہیں ۔ تو اس سوچ کو بدلنے کے لئے 90% of that جو ہماری پاپولیشن ہے سولہ کروڑ کی جو 90% ہے اس کو بدلنے کے لئے ۔ تو یہ اتنا آسان نہیں ہے ۔ اس کے لئے کیا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ ہم کچھ چیزیں چیزیں ایسی سامنے لے کر آئیں کہ جن کو flourish کرنے کے بعد عوام کے سوچ کو بدلا جاسکے جس میں ایک یہ لوکل باڈیز ہے جس میں access ہوتی ہے ۔ جو علاقے کا ناظم ہوتا ہے اس تک یونین کونسل کے تمام افراد کی access ہوتی ہے اس تک نہ ہوتو کم از کم کونسلر تک ہوتی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جو دوسری بات میں کہنا چاہوں گا کہ ناظمین اور جو بیوروکریسی ہے علاقے کی ، اس میں balance of powers ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ ساتھ مزید

کہ اگر ناظمین میں کی political affiliation ہے تو ان کو چاہیے کہ وہ اس political affiliationسے اوپر ہوکر اپنے علاقے کے کاموں کو ملحوظ خاطر رکھیں اور اس پر محنت کریں۔اور

For that I would like to propose amendments, notice of an amendment. In fact, there are two amendments. First, recommend the balance individual of powers between the bureaucracy and Local Bodies of the particular area. Second, Members of the Local Bodies' Government to work above their political affiliations, in order to work more efficiently for the betterment of the public. Thank you.

جناب سپیکر ، جناب علوی صاحب - Do you have something more to say?

Mr. Shamas Ur-Rehman Alvi: No, I would just like to add which some of our colleagues have already said, that this system should be modified and not abolished. The system needs more checks and balances. It requires transparency and for the *Nazims* not to be politically affiliated and once we initiate these modifications, I think the system would be better.

Mr. Speaker: Thank you. Now I put the resolution to the House. This House is of the opinion that modifications of Local Government should be carried out rather

than complete abolishment of the system.

(The resolution was adopted)

Mr. Speaker: We adjourn to meet tomorrow at 9.00 a.m. Thank you.

(The House was adjourned to meet again tomorrow at 9.00 a.m.)